سوال

(23) حالت سجدہ میں ہاتھوں کی انگلیاں ملانا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حالت سجدہ میں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر رکھنا چاہیے یا نارمل ہی رہنے دیا جائے؟ (ایک سائل)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک حدیث میں آیا ہے کہ سیدنا وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"أَنَّ النِّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ إِذَا سَجَدَ ضَمَّ أَصَابِعَہُ"

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنی انگلیاں ملا لیتے تھے"

(صحیح ابن خذیمہ: 642 صحیح ابن حبان الاحسان: 1917 دوسرا نسخہ 1020 المستدرک للحاکم 1/227 ح 826 وقال: "صحیح علی شرط مسلم" ووافقہ الذہبی فی تلخیصہ السنن الکبریٰ للبیہقی 2/112 المعجم الکبیر للطبرانی 22/19 ح 26 وقال الہیثمی فی مجمع الزوائد 2/135 "اسنادہ حسن" سنن الدارقطنی 1/339 ح 1268 البدر المنیر لابن الملقن 3/668 وقال؛ "ھذا الحدیث صحیح" الاوسط لابن المنذر 3/169 اصل صفة الصلوة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم للبانی 2/726۔722 وقال: "ھو اسنادہ حسن:)

اگرچہ بہت سے علماء نے اسے صحیح یا حسن کہا ہے لیکن ہشیم بن بشیر الواسطی مدلس تھے اور یہ روایت عن سے ہے، ہمارے علم کے مطابق اس روایت کی کسی سند میں سماع کی تصریح نہیں، لہٰذا یہ روایت ضعیف ہے۔ دیکھئے بلوغ المرام (237 بتحقیقی)

اگر کوئی (مثلاً شیخ عبدالرحمان عزیز یا محمد اشتیاق اصغر) کہے کہ آپ نے تسہیل الوصول الی تخریج صلوۃ الرسول (طبع اول ص 267 طبع 2005ء ص 214) میں اس روایت کو صحیح لکھا ہے اور نماز نبوی (ص 180) میں اس سے استدلال کیا ہے۔

(دیکھئے عبدالرحمان عزیز کی کتاب صحیح نماز نبوی ص 181)

تو عرض ہے کہ راقم الحروف نے بار بار اعلان کیا ہے کہ میری صرف وہی کتاب معتبر ہے، جسے مکتبۃ الحدیث حضرو یا مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد/لاہور سے شائع کیا گیا ہے یا اُس کتاب

کے آخر میں میرے دستخط ہیں۔ مثلاً دیکھئے مقدمۃ القول المتین فی الجہر بالتامین (ص12،دوسرا نسخہ ص 19، نوشتہ 22/دسمبر 2003ء) اور ماہنامہ الحدیث حضرو:27 ص60(نوشتہ 15/جون 2006ء)

اس واضح اعلان کے بعد بعض الناس کا راقم الحروف کے خلاف نماز نبوی نامی کتاب یا صلوۃ الرسول کی تخریج کے حوالے پیش کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟

ہر صاحب انصاف کے نزدیک معقول عذر مقبول ہوتا ہے۔

بعض لوگوں کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ میرے دستخطوں کے بغیر بھی "نماز نبوی صحیح احادیث کی روشنی میں۔ تصیح وتخریج سے مزین جدید ایڈیشن "مطبوعہ دارالسلام میں یہ روایت موجود نہیں ہے۔ (دیکھئے ص224تا226)

امام ہشیم رحمۃ اللہ علیہ کی روایت مذکورہ کی تحقیق کے بعد عرض ہے کہ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک روایت میں آیا ہے:

"وَاِذَا سَجَدَ وَجَّهَ أَصَابِعَهُ قِبَلَ الْقِبْلَةِ"

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے تو اپنی انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف کرتے۔ (نصب الرایہ 1/374السنن الکبریٰ للبیہقی 2/113اصل صفۃ الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم للالبانی 2/639وقال :وسندہ صحیح کما فی الدرایہ 79)

اس روایت کی سند صحیح نہیں بلکہ دووجہ سے ضعیف ہے:

اول: ابواسحاق السبیعی مدلس تھے اور روایت عن سے ہے۔ (دیکھئے طبقات الدلسین :91/3)

دوم: زکریا بن ابی زائدہ مدلس تھے اور روایت عن سے ہے۔ (دیکھئے الفتح المبین ص38)

اس کا ایک ضعیف شاہد کتاب الاوسط لابن المنذر(3/169) فیہ حارثہ بن محمد وھو ضعیف) اور مصنف ابن ابی شیبہ (1/264ح2712) وغیرہما میں بھی موجود ہے۔

جو لوگ حسن لغیرہ کو حجت بنائے بیٹھے ہیں، اُن کی شرط پر یہ تین ضعیف روایتیں ایک دوسرے سے مل کر حسن لغیرہ بن جاتی ہیں۔!

اسی ضعیف روایت پر اگر عمل کیا جائے، ہاتھ کی پانچوں انگلیوں کو اگر قبلہ رُخ کیا جائے تو تقریباً ایک دوسرے سے مل جاتی ہیں اور علیحدہ کرنے کی صورت میں اُن کا رخ قبلے سے پھر سکتا ہے۔

امام محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ (ثقہ تابعی) نے فرمایا: لوگ یہ پسند کرتے تھے کہ سجدے میں ہاتھوں کی انگلیاں ملائی جائیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 1/260ح2671وسندہ صحیح)

امام حفص بن عاصم (ثقہ تابعی) نے عبدالرحمان بن القاسم (ثقہ تبع تابعی) سے فرمایا: اے بھتیجے! سجدے میں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر انھیں قبلہ رُخ کردے کیونکہ چہرے کے ساتھ ہاتھ (بھی) سجدہ کرتے ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 1/260ح2673وسندہ صحیح)

امام سفیان ثوری سجدے میں انگلیاں ملاتے تھے۔ (ابن ابی شیبہ 1/260ح2674وسندہ صحیح)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ہتھیلیوں کو سجدے میں قبلہ رُخ کرنے کے قائل تھے۔

(دیکھئے مصنف ابن ابی شیبہ 1/264ح2713وسندہ صحیح،2718،2719وسندہ صحیح)

اس تحقیق کا خلاصہ یہ ہے کہ سجدے میں دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر قبلہ رخ رکھنا صحیح وراجح ہے۔ واللہ اعلم (8/نومبر 2009ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد3۔ نماز سے متعلق مسائل-صفحہ89

محدث فتویٰ